علامہ انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہ

اور

علامہ اقبال رحمہ اللہ

از

مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ دار العلوم دیوبند

جنوری 1952ء

حضرت علامہ انور شاہؒ اور ڈاکٹر محمدؐ اقبال

(از جناب مولانا محمدؐ صاحب انوری (لائلپور پاکستان)

بزم اقبال لاہور نے راقم الحروف سے فرمائش کی تھی کہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری۔ اور حکیم مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے باہمی تعلقات کے متعلق ایک تحریر مرتب کروں جسے بزم مذکور ڈاکٹر صاحب مرحوم کی تاریخ حیات میں شامل کرے گی خاکسار اپنے مشاغل کی وجہ سے اس فرمائش کی تعمیل نہیں کرسکا۔ لیکن اس ضرورت کی اہمیت کا اندازہ کرکے میں نے اپنے بزرگ جناب مولانا محمد صاحب انوری سے، جو حضرت علامہ کشمیری کے تلمیذ خاص اور حرف اقبال کے قدر شناس ہیں درخواست کی وہ اس طرح کی ایک یادداشت مجھے ارسال فرمادیں جسے میں بزم اقبال تک پہونچادوں گا، مولانا نے اس سلسلہ میں مختصر سی جو تحریر بھیجی ہے اگرچہ وہ ایک اجمال ہے جو اپنی شرح و تفصیل کا محتاج ہے لیکن جو کچھ ہے اس سے عالم اسلام کی ان دو بڑی شخصیتوں کے باہمی تعلقات پر کافی روشنی پڑسکتی ہے، میں اس تحریر کو قارئین رسالہ دارالعلوم کی دلچسپی کے لئے اُن کی خدمت میں حاضر کرتا ہوں۔ (سید محمد ازہر شاہ قیصر)

مولانا حبیب الرحمٰن کی فاضل دیوبند فرماتے ہیں کہ جب ۱۹۲۲ء میں میرا قیام لاہور میں تھا ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی خدمت میں اکثر آنا جانا رہتا تھا۔ بعض مسائل کلامیہ پر گفتگو ہوتی رہتی تھی تو میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خدمت میں عرض کرتا ہمارے استاذ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحبؒ سے اس کی پوری تحقیق ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو حضرت کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا انہی ایام میں انجمن خدام الدین کا سالانہ اجلاس شیرانوالا گیٹ لاہور میں حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں اکابر دیوبند کے علاوہ اکناف ہند سے جلیل القدر علماء دین و اعیان امت تشریف لائے۔ مولانا حسین علی صاحب میانوالی اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب خانپوری رحمہما اللہ تعالےٰ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں اہل لاہور کے لئے بزرگان دیوبند کی تفصیلی زیارت کا یہ پہلا موقعہ تھا ہزاراں ہزار کا اجتماع ہر اجلاس میں رہتا تھا۔ سر محمد شفیع مرحوم و ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نہایت اہتمام سے شرکت فرماتے رہے ڈاکٹر صاحب مرحوم نے حضرات دیوبند کی خصوصی دعوت کا انتظام اپنی کوٹھی پر کیا۔ اور نہایت اہم مباحث مختلفہ پر تبادلہ خیالات کیا حضرت شاہ صاحب قدس اللہ اسرارہم کے جوابات سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئے۔ تا آنکہ ہر مجلس میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی زبان پر حضرت شاہ صاحبؒ کے کمالات علمیہ و عملیہ کا ذکر آنے لگا۔ مدراس کے لیکچروں کی ترتیب (جو اسلام اور اسلامیات پر ڈاکٹر صاحب نے دیئے نہایت بلند پایہ تحقیقات علمیہ پر مشتمل ہیں غالباً ایم اے کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی نے اسی مجموعہ کو اب بھی داخل کیا ہوا ہے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہی کی راہنمائی میں ہوئی چنانچہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اسی مجموعہ کی ابتدا میں اس امر کا برملا اعتراف فرمایا ہے کہ مولانا محمد انور شاہ صاحب میرے اس میں رہنما ہیں حضرت شاہ صاحبؒ کی نہایت بلیغ عربی ادبی نظم ضرب الخاتم علی حدوث العالم جس میں مادہ کا ابطال اور مادیین کی آراء کے

کار فرمایا گیا ہے۔ اور اثبات وجود باری تعالیٰ پر پندرہ دلائل قائم کئے گئے ہیں۔ اور قدرت باری تعالیٰ کے اثبات پر بحث فرماتے ہوئے ملاحدہ جدید و قدیم کے اقوال کا تہافت ثابت فرمایا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب مرحوم نے یہ رسالہ ڈاکٹر صاحب کو ہدیۃً عنایت فرمایا ڈاکٹر صاحب نے اس دقیق عربی نظم کا نہایت دقت نظر سے مطالعہ فرمایا اور جس مقام کے حل میں اشکال پیش آیا دیوبند طویل خطوط لکھ لکھ کر حضرت شاہ صاحب مرحوم سے حل کرایا مدت تک باہمی مراسلت و مکاتیب کا سلسلہ جاری رہا حضرت نے بعض فارسی طویل مکتوب تیس تیس صفحات کے ڈاکٹر صاحب کو لکھے ہیں۔ کاش یہ مکاتیب اگر شائع ہو جاتے تو ایک بڑا علمی ذخیرہ اصحاب ذوق کے ہاتھ آجاتا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری اس نظم کو جیسا ڈاکٹر اقبال صاحب سمجھے ہیں کوئی عالم دین نہیں سمجھا۔

دسمبر ۱۹۲۸ء میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام کانفرنس علوم مشرقیہ کے انعقاد کا اعلان ڈاکٹر صاحب مرحوم کی صدارت میں ہوا علوم مشرقیہ کے ماہرین بنگال، آسام، کراچی، بلوچستان علی گڈھ، دہلی، بمبئی، پشاور، بہاولپور غرض قدیم انڈیا کے گوشے گوشے سے جمع ہوئے یورپین مستشرقین بھی شامل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بلیغ خطبہ مسلمانوں کی خدمات علوم وفنون پر انگلش زبان میں پڑھا۔ مختلف علوم وفنون کی جو کچھ خدمات علماء اسلام نے انجام دی ہیں ذکر فرماتے ہوئے ائمہ علوم وفنون کی ایک طویل فہرست پڑھی اس سلسلے میں حضرت شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کا بھی تفصیلی تذکرہ آیا چونکہ احقر بھی اس کانفرنس میں مدعو تھا اپنے احباب کو خصوصی توجہ دلائی کہ خود ڈاکٹر صاحب سے یا دوسرے کسی فاضل سے اس کی پوری توضیح کرائی جائے چنانچہ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے ایک پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کے احسان کا تو ڈاکٹر صاحب اس سلسلے میں ذکر فرما رہے تھے کہ انھوں نے ایک مجلس میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے زمان و مکان کی تحقیق کے متعلق استفسار فرمایا تو حضرت نے اس پر ایک مبسوط تقریر فرمانے کے بعد علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے رسالہ (فارسی) غایۃ البیان فی تحقیق الزمان والمکان کی طرف متوجہ فرمایا۔

ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے کہ میں نے شاہ صاحب سے عرض کی کہ یورپین محققین نے اس کی پوری تحقیق کی ہے چنانچہ نیوٹن پہلا محقق ہے جس نے اس پر بسط سے بحث کی ہے حضرت نے فرمایا کہ میں نے نیوٹن کی بیس کے قریب تصانیف دیکھی ہیں زمان و مکان پر جو کچھ لکھا ہے وہ علامہ عراقی کے مذکورۃ الصدر رسالہ سے لیا ہے لیکن حوالہ نہیں دیا ڈاکٹر صاحب بھی متعجب ہوئے۔ اور اس رسالہ کا اشتیاق ظاہر فرمایا حضرت نے دیوبند جا کر وہ رسالہ ڈاکٹر صاحب کے پاس ارسال فرمایا ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کے اقتباسات یورپین جرائد میں شائع فرمائے۔ اور ضمنی طور پر اجمالی تعارف حضرت شاہ صاحب مرحوم کا ڈاکٹر صاحب کی وساطت سے یورپ والوں کو ہوا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے تھے کہ جن علوم پر یورپ کے محققین نازاں ہیں ان کی کامل تحقیق علماء اسلام صدیوں پہلے کر چکے ہیں۔

قادیانیوں کے خلاف بہاولپور کے تاریخی مقدمہ میں احقر بھی حضرت شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت نے احقر کو مختار مقدمہ بنوایا تھا۔ اور تین ہفتے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تھی، ایک مجلس میں احقر نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اس خطبہ صدارت کا تذکرہ کیا تو حضرت نے تفصیل کے ساتھ یہ قصہ بیان فرمایا یہ بھی فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب نے وہ رسالہ مجھے واپس نہیں دیا۔ اور میں نے دوبارہ مطالعہ بھی نہیں کیا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ سے اس قدر شغف اور تعلق ہو گیا تھا کہ حضرت سے ملاقات

کا ہر وقت اشتیاق لگا رہتا تھا۔ مقدمہ بہاول پور کے سفر میں جبکہ احقر بھی ہمراہ تھا لاہور ورود ہوا آسٹریلیا بلڈنگ میں قیام فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جب میزبان کی طرف سے اطلاع پہنچی فوراً کار سے تشریف لائے کئی گھنٹے مختلف مسائل میں حضرت سے استفادہ فرماتے رہے۔ اکثر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ پھر وصال سے چند ایام قبل جب لاہور تشریف لے گئے ڈاکٹر صاحب مرحوم نے خود قیام کا انتظام کرایا اپنے احباب سمیت ہر وقت حاضر خدمت رہتے تھے۔ حضرت کی مجالس میں اکثر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو حاضر ہونے کی دعوت دیتے۔ پھر برکت علی محمڈن ہال میں اپنے اہتمام سے جلسہ کا انعقاد کیا ختم نبوت اور رد قادیانیت پر حضرت کا بیان ہوا ڈاکٹر صاحب پر اس قدر اثر ہوا کہ رد قادیانیت کے لئے کمربستہ ہو گئے تا آنکہ خلیفہ قادیان کو کشمیر کمیٹی سے فوراً الگ ہو جانے کا تار دیا۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں محض اس بنا پر شرکت نہ فرمائی کہ جلسہ کا صدر ایک قادیانی رئیس اعظم تھا۔ انجمن نے ڈاکٹر صاحب کو جلسہ میں لانے کی غرض سے صدر صاحب کو کرسی صدارت چھوڑ دینے کا حکم دیا۔

ڈاکٹر صاحب کا آخری دور کا کلام نظم و نثر اردو و فارسی ان حقائق کی ترجمانی کر رہا ہے۔ رد قادیانیت میں نہایت بسیط مضامین سپرد قلم فرمائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے انجمن حمایت اسلام لاہور سے انجمن کے کالج۔ اور تمام سکولوں سے قادیانی لاہوری تمام ملازمین برطرف کرائے۔ یہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالےٰ کی کھلی کرامت ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم اس کی سعی فرماتے رہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کو لاہور لایا جائے۔ فرمایا کرتے تھے کہ دیوبند میں بعض جزوی اختلافات کے رونما ہونے کو ہم اپنے لئے نیک فال سمجھتے ہیں۔ یہ تو احقر کے سامنے لاہور میں حضرت سے عرض کرتے تھے کہ میں نے اپنی ذاتی سعی سے احباب کو کئی ہزار کی رقم جمع کرنے کے لئے کہا ہے کہ جناب کے لئے ایک کوٹھی تعمیر کرائی جائے۔ اور کتب مہیا کی جائیں تاکہ آپ کی ذات سے قدیم و جدید تعلیم یافتہ حضرات استفادہ کریں اور مسائل جدیدہ جس قدر سامنے آ رہے ہیں ان کے حل کی کوشش کی جائے۔ اور علم الفقہ کی از سر نو ترتیب دی جائے۔

حضرت شاہ صاحب مرحوم لاہور کے آخری سفر میں رسالہ خاتم النبیین کا مسودہ ساتھ لے گئے تھے۔ اس کے بعض مقامات ایک مجلس میں سنائے ڈاکٹر صاحب نہایت محظوظ ہوئے اپنے دوستوں کو بلا بلا کر لائے۔ اور بار بار سنانے کا تقاضا کرتے۔

حضرت کے وصال کی خبر لاہور میں سن کر ڈاکٹر صاحب بیحد مغموم ہوئے تعزیتی جلسہ اپنے اہتمام سے کرایا۔ خود صدارتی تقریر میں بھرائی ہوئی آواز میں جو الفاظ فرمائے فضا میں اب تک گونج رہے ہیں۔ فرمایا "مولانا محمد انور شاہ صاحب کی مثال پیش کرنے سے اسلام کی پانچ سو سال کی تاریخ عاجز ہے"

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (اقبال)

حضرت شاہ صاحب مرحوم، ڈاکٹر صاحب مرحوم کے فقر منشی کے مداح تھے۔ اور شاعر حکیم۔ اور عارف مانتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب صحبت مبارکہ نے یہ اثر کیا کہ آخری عمر ڈاکٹر صاحب کے اوقات تلاوت قرآن مجید اور رقت میں گذرے تھے۔